بہترین اُمّت
اور
اُس کی ذمّہ داری
امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے متعلق
چالیس احادیث
الله أكبر
تالیف
مفتی طارق امیر خان صاحب
مکتبہ عمر فاروق

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على عبد الله ورسوله محمّد وعلى آله وصحبه وأمّته أجمعين، أما بعد:

بندہ طارق امیر خان اس پر انتہائی شکر گزار ہے کہ باری تعالیٰ نے دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر مشتمل اربعین جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس اربعین میں دو باتیں ملحوظ رہی ہیں:

اول: احادیث کو ان کے اصلی مصادر سے نقل کیا گیا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ بندے کا مقصود یہ ہے کہ اس مجموعے میں صحیح روایات کا غلبہ ہو، اس لیے روایت لانے میں موضوع سے ادنی مناسبت کو بھی کافی سمجھا گیا ہے، نیز اگر ایک مضمون کسی دوسرے مقام پر زائد فائدے پر مشتمل تھا تو اسے مکرر لکھا گیا ہے، اس لیے روایات کی مجموعی تعداد ۴۵ ہو گئی ہے۔

دوم: احادیث پر ائمہ حدیث کا کلام ان روایات کے ساتھ ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

والحمد لله رب العالمين في البدء والختام، وصلى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه ومن تَبِعَهم بإحسان وسلَّم تسليماً كثيراً إلى يوم الدين.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله الذي شرفنا على سائر الأمم برسالة من اختصه من بين الأنام بجوامع الكلم وجواهر الحكم.

حدیث نمبر: ۱

عَنْ عَبْدِ الله بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: میری جانب سے لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک بات ہی کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل کی روایات نقل کرو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

حدیث نمبر: ۲

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ الله! قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هَذَا، أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ الله! قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا.

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ، فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

(١) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ١٧٠/٤، رقم: ٣٤٦١).

رِقَابَ بَعْضٍ ... ».[۲]

"حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگا کہ اب آپ اسے کسی دوسرے نام سے ذکر فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ یومِ نحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں یارسول اللہ ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ شہر کون سا ہے، کیا یہ بلدِ حرام نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں یارسول اللہ ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح اس شہر میں، اس ماہ میں، اس دن کی تم حرمت (احترام) کرتے ہو، اسی طرح تمہارا خون، تمہارا مال، تمہاری عزت اور تمھارے جسم باہم تمارے لیے قابل حرمت (احترام) ہیں، کیا میں تم تک (پیغام) پہنچا چکا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا، تم میں جو لوگ موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (خبر) پہنچائیں، کیونکہ کتنے ہی (خبر) پہنچانے والے ہیں جو اپنے سے بڑھ کر حفاظت کرنے والوں تک (اس خبر کو) پہنچادیتے ہیں، (روایت کے راوی محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا) اسی طرح پیش آچکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مزید) فرمایا کہ میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنے لگ جانا۔۔۔"۔

حدیث نمبر: ۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ،

(۲) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي ...، ۹ / ۵۰، رقم: ۷۰۷۸).

وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ مِنْكُمْ.(٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: (فی الحال) تم سُن رہے ہو، اور (عنقریب) تم سے سنا جائے گا، اور (پھر) تم سے سننے والوں سے سنا جائے گا۔

حدیث نمبر: ۴

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنِّي أُحَدِّثُكُمُ الْحَدِيثَ، فَلْيُحَدِّثِ الْحَاضِرُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ.(٤)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں، تم حاضرین (دوسرے) غائبین کو یہ (احادیث) بیان کرنا۔

حدیث نمبر: ۵

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْغَافِقِيَّ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا لَحَافِظٌ أَوْ هَالِكٌ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا أَنْ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَسَتَرْجِعُونَ إِلَى قَوْمٍ يُحِبُّونَ الْحَدِيثَ عَنِّي، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، ....

(٣) أخرجه الحاكم في المستدرك، وقال الذهبي: على شرطهما، ولا علة له. (المستدرك على الصحيحين: كتاب العلم، ١/ ١٧٤، رقم: ٣٢٧).

(٤) أخرجه الحافظ ضياء الدين المقدسي في الأحاديث المختارة. (٨ / ٣٣٥، رقم: ٤٠٦). ذكره الحافظ الهيثمي فقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون . (مجمع الزوائد: باب في سَماع الحديث وتبليغه، ١/ ٣٥٦، رقم: ٥٩٢).

وَمَنْ حَفِظَ عَنِّي شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْهُ .[٥]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے، حضرت ابو موسی غافقی رضی اللہ عنہ نے ان کو سنا تو کہنے لگے: بلاشبہ تمہارا یہ ساتھی یقیناً یاد رکھنے والا ہے یا ہلاک ہونے والا ہے، (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے آخری عہد لیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہنا، تم جلد ہی ایسے لوگوں تک جا پہنچوگے جو میری احادیث کو سننا محبوب رکھتے ہیں، چنانچہ جس نے میری جانب منسوب کرکے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، اور جسے میری کوئی بات یاد ہو تو اسے لوگوں سے بیان کرے۔

حدیث نمبر: ٦

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ.[٦]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو مجھ سے کچھ سنے، پھر جیسا سنا ہے اسی طرح اسے (آگے) پہنچادے، کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جن تک (حدیث) پہنچائی جاتی ہے، وہ (اس حدیث کی) سننے والوں سے زیادہ حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

(٥) أخرجه الإمام أحمد في مسنده.(مسند أحمد: ٢٧٦/٣١، رقم: ١٨٩٤٦). قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد والبزار والطبراني في الكبير، ورجاله ثقات. (مجمع الزوائد: باب فيمن كذب على رسول ﷺ ١/ ٣٦٥، رقم: ٦٢٥).

(٦) أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: «هذا حديث حسن صحيح ....». (سنن الترمذي: باب ما جاء في الحث على تبليغ السَماع، ٥ / ٣٤ ، رقم: ٢٦٥٧).

حـدیث نمبـر: ۷

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي، فَقَالَ: مَا عِنْدِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.(۷)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں تو (سواری کے چلنے سے عاجز ہونے کی وجہ سے) ایک طرف ہو کر رہ گیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کسی سواری پر سوار کروا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو اس کا انتظام نہیں ہے، ایک دوسرے شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اسے ایک شخص بتا دیتا ہوں جو ان کے سوار ہونے کا انتظام کر دیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: جو کسی بھلائی کی جانب دوسرے کی رہنمائی کر دے تو اسے بھلائی کرنے والے کے اجر جیسا بدلہ ملے گا۔

حـدیث نمبـر: ۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لاَ يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلاَلَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لاَ يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.(۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (دوسروں کو) ہدایت کی دعوت دی تو اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر جیسا بدلہ ملے گا، (اور)

---

(۷) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (صحيح مسلم: باب إعانة فضل الغازي...، ص: ٧٨٧، رقم: ١٨٩٣).

(۸) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم: باب من سن سنة حسنة ... ١٠٧٤،رقم: ٢٦٧٤).

ایسے کرنے سے ان عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی، اور جو شخص گمراہی کی جانب (دوسروں کو) بلائے تو اس پر اس گمراہی کو اختیار کرنے والے لوگوں کے گناہ جیسا وبال پڑے گا، (اور) ایسا کرنے سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی۔

حدیث نمبر: ٩

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَؤُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.[٩]

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ لوگ اُونی لباس پہنے ہوئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بدحالی دیکھی (تو آپ جان گئے کہ یہ) حاجت مند ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی، (لیکن) لوگوں کو جب صدقہ کرنے میں تاخیر ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور پر اس کا اثر نظر آنے لگا، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ چاندی کے سکوں کی ایک

(٩) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم: باب من سن سنة حسنة ... ١٠٧٤، رقم: ١٠١٧).

تھیلی (صدقہ کے لیے) لائے، پھر لوگ (ان کے بعد اپنا اپنا) مال صدقہ کے لیے لانے لگے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار دکھائی دیئے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اسلام میں ایک نیک راستہ جاری کیا، پھر اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس شخص کو عمل کرنے والوں کے اجر جیسا بدلہ ملے گا، اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی، اور اگر کسی شخص نے اسلام میں کسی برے طریقے کو رائج کیا تو اس شخص کے لئے اس برائی پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کے برابر برائی لکھی جائے گی، اور برائی پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

حدیث نمبر: ۱۰

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: اِعْلَمْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ اعْلَمْ، يَا بِلَالُ ! قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُولَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا.[۱۰]

(۱۰) أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: هذا حديث حسن، ومحمد بن عيينة هو مِصِّيْصِي شامي وكثير بن عبد الله هو ابن عمرو بن عوف المزني. (سنن الترمذي: باب ما جاء في الأخذ بالسنة ...، ٥ / ٤٥، رقم: ٢٦٧٧). وذكره الإمام المنذري فقال: رواه الترمذي وابن جاجه كلاهما من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن أبيه عن جده، وقال الترمذي: حديث حسن.

قال الحافظ [أي المنذري] : بل كثير بن عبد الله متروك واه كما تقدم، ولكن للحديث شواهد . (الترغيب والترهيب: الترغيب من ترك السنة ... ١ / ٥٥، رقم: ٩٢).

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے بلال! جان لو، بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا جان لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! جان لو، بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا جان لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے میرے بعد میری ایک ایسی سنت کو زندہ کیا جو مردہ ہو چکی ہو تو اسے سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا، عمل کرنے والوں کے اجر میں کسی قسم کی کمی کے بغیر، اور جس شخص نے کسی گمراہی کی بدعت کو ایجاد کیا جو اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کا باعث نہیں، تو اس پر اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کے گناہ کے برابر وبال ہوگا، ایسا کرنے سے ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

حدیث نمبر: ۱۱

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ، إِذْ أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِيَدِي فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ، فَجَعَلْتُ أَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ وَأَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ، فَقُلْتَ أَنْتَ: إِنَّكَ لَتَدْعُونَا إِلَى الْخَيْرِ وَتَأْمُرُ بِهِ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُوْ إِلَى الْخَيْرِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَحْنَفِ. فَكَانَ الْأَحْنَفُ يَقُولُ: فَمَا شَيْءٌ مِنْ عَمَلِي أَرْجَى عِنْدِيْ مِنْ ذَلِكَ. يَعْنِيْ دَعْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[11]

(١١) أخرجه الحافظ ابن حجر العسقلاني في الإصابة فقال: تفرد به علي بن زيد، وفيه ضعف. (الإصابة في تمييز الصحابة: ١ / ٣٣٢،رقم: ٤٢٩). وأخرجه الحاكم في المستدرك، وسكت عنه الذهبي. (المستدرك على الصحيحين: ذكر الأحنف بن قيس ، ٧١٢/٣، رقم: ٦٥٧٣). وذكره الحافظ الهيثمي فقال: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح غير علي بن زيد، وهو حسن الحديث. (مجمع الزوائد: باب ما جاء في الأحنف بن قيس، ٧٠٠/٩، رقم: ١٦١٩١).

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک قبیلہ بنولیث کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو ایک خوشخبری نہ سناؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے آپ کی قوم کی جانب بھیجا تھا تو میں نے ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا اور انہیں اسلام کی دعوت دی، اس وقت آپ نے کہا تھا کہ آپ نے ہمیں خیر کی جانب دعوت دی ہے اور خیر کا حکم کیا ہے، اور وہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی) خیر کی طرف بلا رہے ہیں، جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! احنف کی بخشش فرما۔

احنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا سے بڑھ کر کوئی عمل زیادہ امید والا نہیں ہے۔

حدیث نمبر: ۱۲

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ، إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ.(۱۲)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم کے بیٹے کا ہر کلام اس پر وبال ہے، سودمند نہیں ہے، سوائے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کے۔

حدیث نمبر: ۱۳

عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا أُكَلِّمُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا، قَالَ: لَا تَصُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ آخِرُهَا، وَأَمَّا لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا،

(۱۲) أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن يزيد بن خُنيس، انتهى. وفي نسخ أخرى: غريب فقط. (سنن الترمذي:كتاب الزهد ، ٤/ ٦٠٨، رقم: ٢٤١٢).

فَلَعَمْرِي لَأَنْ تَكَلَّمَ فتَأْمُرَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُتَ.(١٣)

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں بروز جمعہ روزہ رکھ لوں اور اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر ان دنوں میں جن کا آخر جمعہ کا دن ہو، اور (تمہارا یہ کہنا کہ) تم کسی سے بات نہ کرو، میری جان کی قسم! تم بات کر کے نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو، یہ تمہارے خاموش رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حدیث نمبر: ۱۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ.(١٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، لوگوں نے کہا کہ ہمیں راستوں میں بیٹھے بغیر چارۂ کار نہیں، (وجہ یہ ہے) راستے ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں جہاں ہم بات چیت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو، لوگوں نے عرض کیا کہ راستے کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہیں پست رکھنا، دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر کرنا۔

---

(١٣) أخرجه الإمام الطبراني في المعجم الكبير. (المعجم الكبير: ٢/٤٤، رقم: ١٢٣٢). قال الحافظ الهيثمي: هكذا رواه الطبراني في الكبير، ورواه أحمد عن ليلى امرأة بشير أنه سأل النبي ﷺ. وقد قيل: إنها صحابية، ورجاله ثقات.(مجمع الزوائد: باب في صيام يوم الجمعة، ٣/٤٥٤، رقم: ٥٢٠٩).

(١٤) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب أفنية الدور والجلوس فيها ، ٣/١٣٢، رقم: ٢٤٦٥).

حدیث نمبر: ۱۵

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ حَمْرَاءَ فِي نَحْوٍ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَقَالَ: إِنَّه مَفْتُوحٌ لَكُمْ، وأَنْتُمْ مَنْصُورُونَ مُصِيبُونَ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعِينُ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيرٍ يَتَرَدَّى فَهُوَ يُمَدُّ بِذَنَبِهِ۔[۱۵]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سرخ رنگ کے چمڑے کے خیمہ میں چالیس آدمیوں کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں فتح حاصل ہوگی، تماری مدد ہوگی اور تمہیں (غنیمت وغیرہ) ملے گی، تم میں جو یہ زمانہ پائے تو وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے، اسے چاہئے کہ امر بالمعروف کرے، نہی عن المنکر کرے، صلۂ رحمی کرے، اور جو شخص ناحق کام پر اپنی قوم کی مدد کرے اس کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جو کنویں میں گر جائے، اور اسے دم سے پکڑ کر کھینچا جارہا ہو (یعنی قوم کی ناحق مدد کر کے خود ہلاکت کے گھڑے میں جا گرا، اور کوئی فائدہ بھی نہ ملا، جیسے اس اونٹ کو دم سے پکڑ کے کھینچنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے)۔

حدیث نمبر: ۱۶

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قال: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاذَا يُنَجِّي الْعَبْدَ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلًا؟ قَالَ: يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فَقِيرًا، لَا يَجِدُ مَا يُرْضَخُ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ.

---

(۱۵) أخرجه الحاكم فقال: هذا حديث صحيح الإسناد،ولم يخرجاه.ووافقه الذهبي. (المستدرك على الصحيحين:كتاب البر والصلة ، ٤/١٧٥،رقم: ٧٢٧٥).

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَيِيًّا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: يَصْنَعُ لِأَخْرَقَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَخْرَقَ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصْنَعَ شَيْئًا؟ قَالَ: يُعِينُ مَغْلُوبًا.

قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ضَعِيفًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعِينَ مَظْلُومًا؟ فَقَالَ: مَا تُرِيدُ أَنْ تَتْرُكَ فِي صَاحِبِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ تُمْسِكُ الْأَذَى عَنِ النَّاسِ [كذا في الأصل، أما في شعب الإيمان: لِيُمْسِكْ أَذَاهُ عَنِ النَّاسِ]، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هَؤُلَاءِ إِلَّا أَخَذَتْ بِيَدِهِ حَتَّى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.(۱۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! بندہ کو کیا چیز آگ سے نجات دلاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً ایمان کے ساتھ عمل بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے جو اسے دے رکھا ہے اس میں سے (دوسروں کو بھی) دے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بھلا اگر وہ خود ہی فقیر ہو، دوسروں کو دینے کے لیے اس کے پاس نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے۔

میں نے عرض کیا کہ اگر وہ اس سے بھی عاجز ہو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کر سکتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نادان کے کام کر دیا کرے، میں نے عرض کیا کہ بھلا بتایئے کہ اگر وہ خود ہی نادان ہو، کچھ کام بھی نہ کر سکتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مغلوب شخص کی مدد کرے، میں نے

(۱٦) أخرجه الحافظ الطبراني في المعجم الكبير. (المعجم الكبير: ۲ / ۱٥٦، رقم: ۱٦٥٠). قال الحافظ الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، وقد تقدمت له طرق .(مجمع الزوائد: باب فيما يؤجر فيه المسلم، ۳ / ۳۲۸،رقم: ٤٧٤٤).

عرض کیا کہ بھلا بتائیے کہ اگر وہ خود ہی کمزور ہو، مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تو اپنے ساتھی میں کوئی بھلائی رہنے ہی نہیں دے رہے ہو؟ (آپ ﷺ نے مزید خصلت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے رُکے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص یہ کام کرے تو جنت میں داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِن خوبیوں میں سے کسی بھی ایک خوبی کو جو کوئی مسلمان اختیار کرلے تو یہ خوبی اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت تک لے جائے گی۔

حدیث نمبر: ۱۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.(۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بندہ اللہ کی خوشنودی کا ایک کلمہ کہتا ہے جس کا اسے خیال بھی نہیں ہوتا، (مگر) اللہ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کردیتا ہے، اور بندہ (بعض اوقات) اللہ کی ناراضگی کا ایک کلمہ کہتا ہے جس کی اس کو پرواہ بھی نہیں ہوتی، (مگر) اللہ اس کی وجہ سے اسے جہنم میں گرادیتا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۸

عَنْ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ أَقْرَؤُهُمْ وَأَتْقَاهُمْ،

(۱۷) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب حفظ اللسان... ، ٨/١٠١، رقم: ٦٤٧٨).

وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ.(۱۸)

حضرت دُرَّہ بنت ابو لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ان میں زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو، اور ان میں زیادہ پرہیز گار ہو، اور زیادہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والا ہو، اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔

حدیث نمبر: ۱۹

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ الله لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ، قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلاَلِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.(۱۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو اجر لے چلے، (کیونکہ) وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم بھی

(۱۸) أخرجه الإمام أحمد في مسنده. (مسند أحمد: ٤٢١/٤٥،رقم: ٢٧٤٣٤). قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد وهذا لفظه، والطبراني وزاد ... ورجالهما ثقات وفي بعضهم كلام لا يضر. (مجمع الزوائد:باب في أهل المعروف وأهل المنكر، ٥٢٠/٧،رقم: ١٢١١٩).

(۱۹) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٣٨٩، رقم: ١٠٠٦).

پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں جیسا کہ ہم بھی رکھتے ہیں، وہ اپنے زائد مالوں کو صدقہ کرتے ہیں (یعنی یہ کام ہم نہیں کر پاتے)، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز نہیں بنا رکھی ؟ یقیناً ہر تسبیح صدقہ ہے، اور ہر تکبیر صدقہ ہے، اور ہر تحمید صدقہ ہے، اور تہلیل (یعنی لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، اور امر بالمعروف صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور تمہارا بیوی سے ملنا صدقہ ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا ہم میں کوئی شخص اپنی خواہش پوری کرے تو اس پر بھی اجر ہے ؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی بتاؤ کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام طریقے سے پوری کرے تو کیا ایسا کرنے سے اس پر وبال ہوگا؟ اسی طرح حلال طریقے سے اپنی خواہش پوری کرنے میں اسے اجر ملے گا۔

حدیث نمبر: ۲۰

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلاَمَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى.(۲۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ صبح کو تم میں ہر ایک پر ہر جوڑ کے عوض صدقہ کرنا ضروری ہے، ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ

(۲۰) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم : باب استحباب صلاة الضحى ... ،ص: ۲۸۵ ، رقم: ۷۲۰).

ہے،اور جو شخص چاشت کی دو رکعت پڑھ لے تو وہ ان تمام (صدقات) کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

حدیث نمبر: ۲۱

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَمَا الْغُرَبَاءُ ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُصْلِحُونَ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ.(۲۱)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام شروع میں اجنبی تھا، اور جلد ہی اجنبی بن جائے گا، سو اجنبیوں کے لیے بشارت ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ اجنبی کون لوگ ہوں گے ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو لوگوں کے فساد کے زمانہ میں (اسلام کو) درست رکھیں گے۔

حدیث نمبر: ۲۲

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُورِ أَوَّلِهِمْ، فَيُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ.(۲۲)

عبدالرحمن بن حَضْرَمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے شخص نے یہ حدیث سنائی ہے جس نے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ بلاشبہ امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں جیسا اجر ملے گا،(یہ وہ لوگ ہوں گے)جو نہی عن المنکر کرتے ہوں۔

---

(۲١) أخرجه الإمام الطبراني في المعجم الكبير. (المعجم الكبير: ١٦٤/٦، رقم: ٥٨٦٧). قال الحافظ الهيثمي: رواه الطبراني في الثلاثة، ورجاله رجال الصحيح غير بكر بن سليم، وهو ثقة. (مجمع الزوائد:باب بدأ الإسلام غريبا وسيعود غريبا، ٥٤٦/٧،رقم: ١٢١٩٣).

(٢٢) أخرجه الإمام أحمد في مسنده. (مسند أحمد: ١٣٧/٢٧، رقم: ١٦٥٩٢). قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد، وفيه عطاء بن السائب، [سمع منه الثوري في الصحة]، وعبد الرحمن بن الحضرمي لم أعرفه، وبقية رجاله =

حدیث نمبر: ۲۳

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.(۲۳)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ہر حال میں) سننے اور ماننے پر بیعت کی ہے، تنگی وآسانی میں، خوشی وناگواری میں، (نیز اس حال میں بھی کہ) دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جائے، اور اس پر بھی (بیعت کی ہے کہ) حکمران سے حکومت لینے کی کوشش نہ کریں گے، اور اس پر بھی (بیعت کی ہے کہ) ہم جہاں بھی ہوں حق بات کہیں گے، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے۔

حدیث نمبر: ۲۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ.(۲٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

= رجال الصحيح. (مجمع الزوائد: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٥١٧/٧، رقم: ١٢١٠٨).

(٢٣) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم : باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية ... ، ٧٦٩، رقم: ١٨٤٠).

(٢٤) أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: «... هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه». (سنن الترمذي: باب ما جاء أفضل الجهاد ...، ٤ /٤٧١ ، رقم: ٢١٧٤).

حـدیث نمبـر: ۲۵

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ، قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنْ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.(۲۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! مظلوم ہونے کی صورت میں تو میں اس کی مدد کروں گا، پوچھنا یہ ہے کہ اس کے ظالم ہونے کی حالت میں کیسے میں اس کی مدد کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا کہ تم اسے ظلم سے روکو، بلاشبہ تمہارا اسے ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔

حـدیث نمبـر: ۲۶

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى نَتْرُكُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: الْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ.

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ. إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفُسَّاقِ.(۲۶)

---

(۲۵) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب يمين الرجل لصاحبه ... ، ۹/۲۲، رقم: ۶۹۵۲).

(۲۶) أخرجه الإمام ابن ماجه في سننه. (سنن ابن ماجه: باب قول الله تعالى: يأيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم، =

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ کون سا وقت ہوگا جب ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں وہ کام ظاہر ہو جائیں گے جو تم سے پہلی امتوں میں پیش آئے تھے، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم سے پہلی امتوں میں کیا چیزیں پیش آئیں تھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے چھوٹوں کے پاس حکومت ہوگی، اور تمہارے بڑوں میں فحاشی ہوگی، اور علم تمہارے گھٹیا لوگوں کے پاس ہوگا، (سند کے راوی) زید فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد: "علم تمہارے گھٹیا لوگوں کے پاس ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق لوگوں کے پاس ہوگا۔

یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ہم کب امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے، حالانکہ یہ دونوں تو نیک لوگوں کے اعمال میں سردار اعمال ہیں؟

حدیث نمبر: ۲۷

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيكُمْ سَكْرَتَانِ: سَكْرَةُ الْجَهْلِ وَسَكْرَةُ حُبِّ الْعَيْشِ، وَأَنْتُمْ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ حُبُّ الدُّنْيَا، فَلا تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلاَ تُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ،

= ١٣٣١/٢،رقم: ٤٠١٥). قال الحافظ البوصيري: «هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات». (مصباح الزجاجه: ص: ٥١٧ ، رقم: ١٣٤٢). وروي عن حذيفة، وفيه: مَتَى نَتْرُكُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَهُمَا سَيِّدَا أَعْمَالِ[أَهْلِ] الْبِرِّ ؟ ذكره الحافظ الهيثمي فقال: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه عمار بن سيف، وثقه العجلي وغيره، وضعفه جماعة، وبقية رجاله ثقات، وفي بعضهم خلاف. (مجمع الزوائد:باب فيمن داهن وسكت عن الحق...، ٥٦٠/٧،رقم: ١٢٢٣٨).

الْقَائِلُونَ يَوْمَئِذٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ كَالسَّابِقِينَ الأَوَّلِينَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ.(٢٧)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی جانب سے واضح دلیل پر ہو جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہو جائیں: (ایک) جہالت کا نشہ، (دوسرا) دنیا کی محبت کا نشہ، اور تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو، اور راہ خدا میں جہاد کرو، (اس کے بعد) جب تم میں دنیا کی محبت ظاہر ہو جائے گی تو تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کر پاؤ گے، اور نہ ہی اللہ کے راستہ میں جہاد کر سکو گے، اس زمانہ میں کتاب وسنت کا قائل، مہاجرین وانصار کے سابقین اولین کی طرح ہو گا۔

حدیث نمبر: ٢٨

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ، يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.(٢٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے جس نبی کو اللہ نے کسی امت کی جانب بھیجا تو ان کی امت میں ان کے کچھ حواری وساتھی

(٢٧) أخرجه الإمام البزار في مسنده. (مسند البزار: ٧ /٨٠ ،رقم: ٢٦٣١). قال الحافظ الهيثمي: رواه البزار، وفيه الحسن بن بشر، وثقه أبو حاتم وغيره، وفيه ضعف. (مجمع الزوائد:باب النهي عن المنكر عند فساد الناس، ٥٣٣/٧،رقم: ١٢١٥٩).

(٢٨) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه. (الصحيح لمسلم: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان ... ٥١، رقم: ٥٠).

ایسے ہوتے تھے جو اس نبی کی سنت کو تھامے رہتے اور ان کے احکامات کی تابعداری کرتے تھے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نااہل) لوگ آئے جو اپنی بات پر عمل نہ کرتے تھے، اور ایسے کام کیا کرتے تھے جس کا انہیں حکم نہیں ملا تھا، لہذا جو شخص ان لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو اپنی زبان سے ان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو اپنے دل سے ان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور اس درجہ کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔

حدیث نمبر: ۲۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتَسْلِيمُكَ عَلَى أَهْلِكَ، فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْإِسْلَامِ يَدَعَهُ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ.[(۲۹)]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے، اور نماز ادا کرے، اور زکوۃ ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور بیت اللہ کا حج کرے، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے، اور تمھارا اپنے گھر والوں کو سلام کرنا (بھی اسلام میں سے ہے)، جو شخص ان میں سے کسی چیز میں کمی کرے گا تو وہ اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑنے والا ہے، اور جو ان سب کو چھوڑ دے تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔

حدیث نمبر: ۳۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ،

---

(۲۹) أخرجه الحاكم فقال: هذا الحديث مثل الأول في الاستقامة. وسكت عنه الذهبي. (المستدرك على الصحيحين: كتاب الإيمان ، ۱/۷۰،رقم: ۵۳).

وَيَرْحَمِ الصَّغِيرَ، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ.[۳۰]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرے۔

حدیث نمبر: ۳۱

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.[۳۱]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی ہے۔

حدیث نمبر: ۳۲

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.[۳۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

---

(۳۰) أخرجه الإمام أحمد في مسنده. (مسند أحمد: ٤/١٧٠، رقم: ٢٣٢٩). قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد والبزار بنحوه والطبراني باختصار وزاد: ويعرف لنا حقنا. وفي أحد إسنادي البزار: قيس بن الربيع، وثقه شعبة والثوري وضعفه غيرهما، وبقية رجاله ثقات . وفي إسناد أحمد ليث بن أبي سليم وهو مدلس. (مجمع الزوائد: باب توقير الكبير ورحمة الصغير، ٨/٣٣،رقم: ١٢٦١١).

(۳۱) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب قول النبي ﷺ: الدين النصيحة ... ، ١/ ٢١، رقم: ٥٧).

(۳۲) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ١/ ١٢، رقم: ١٣).

حـدیث نمبـر: ۳۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ۔[٣٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن مومن کا آئینہ ہے، اور مومن مومن کا بھائی ہے، وہ نقصان سے اسے بچاتا ہے، اور اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کی حفاظت کرتا ہے۔

حـدیث نمبـر: ۳۴

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى۔[٣٤]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تو دیکھے گا کہ مسلمان باہمی رحم دلی، آپس کی محبت، اور ایک دوسرے پر مہربان ہونے میں جسم کی مانند ہیں، (جسم کا کوئی) ایک حصہ دردمند ہوتا ہے تو اس کی خاطر اس کا سارا جسم رات بھر بیدار و بخار زدہ رہتا ہے۔

---

(٣٣) أخرجه الإمام أبو داود في سننه. (سنن أبي داود: باب في النصيحة،٥ /١٣٨،رقم: ٤٩١٨). قال الحافظ العراقي: أبو داود من حديث أبي هريرة بإسناد حسن. (المغني عن حمل الأسفار: ٤٧٩/١،رقم: ١٨٢٤).

(٣٤) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب رحمة الناس والبهائم ... ، ١٠/٨، رقم: ٦٠١١).

حدیث نمبر: ۳۵

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.(۳۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور جو اللہ کی حدود میں پڑنے والا ہے، اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے (طبق) کے حصہ میں ہوں، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے ہیں، اگر وہ یہ خیال کریں کہ (ہمارے بار بار اوپر پانی کے لئے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے) ہم اپنے ہی حصہ میں یعنی جہاز کے نیچے کے حصہ میں ایک سوراخ سمندر میں کھول لیں (جس سے پانی یہاں ہی ملتا رہے)، اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان احمقوں کی اس تجویز کو نہ روکیں گے اور خیال کر لیں گے کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

(۳۵) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: هل يُقرع في القسمة ...، ۱۳۹/۳، رقم: ۲٤۹۳).

حدیث نمبر: ٣٦

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (٣٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ جل جلالہ اپنا عذاب تم پر مسلط کر دیں گے، پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہو گی۔

حدیث نمبر: ٣٧

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَفَزَهُ شَيْءٌ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا، فَدَنَوْتُ مِنَ الْحُجُرَاتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُوَنِي فَلَا أُجِيبَكُمْ، وَتَسْأَلُونِي فَلَا أُعْطِيَكُمْ، وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلَا أَنْصُرَكُمْ۔ (٣٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ دولت کدہ پر تشریف لائے، تو میں نے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے کچھ بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے، میں حجرہ کی دیوار سے

---

(٣٦) أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: «هذا حديث حسن...». (سنن الترمذي:باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ، ٤ /٤٦٨ ، رقم: ٢١٦٩).

(٣٧) أخرجه الإمام أحمد في مسنده. (مسند أحمد: ٤٢/ ١٤٩،رقم: ٢٥٢٥٥). قال الحافظ الهيثمي: قلت: روى ابن ماجة بعضه. رواه أحمد والبزار، وفيه عاصم بن عمر أحد المجاهيل. (مجمع الزوائد: باب في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر...، ٧ /٥٢٥، رقم: ١٢١٣٢).

لگ کر سننے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، مبادا! وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں، یہ کلمات طیبات حضور ﷺ نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

حدیث نمبر: ۳۸

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا ! اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلاَ يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنۢ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُۥدَ وَعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَۚ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَٰسِقُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: كَلاَّ وَ اللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا.[۳۸]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں

(۳۸) أخرجه الإمام أبو داود في سننه. (سنن أبي داود: باب الأمر والنهي ٤/ ٣٢٩،رقم: ٤٣٣٦). وكذا أخرجه الإمام الترمذي في سننه فقال: «هذا حديث حسن غريب ...». (سنن الترمذي:باب ومن سورة المائدة ، ٥ / ٢٥٢، رقم: ٣٠٤٧).

سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ دیکھ! اللہ سے ڈر ایسا نہ کر، لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے کھانے پینے میں اور نشست وبرخاست میں ویسا ہی برتاؤ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا، جب عام طور پر ایسا ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے قلوب کو بعضوں کے ساتھ خلط کردیا (یعنی نافرمانوں کے قلوب جیسے تھے، ان کی نحوست سے فرماں برداروں کے قلوب بھی ویسے ہی کردیے) پھر ان کی تائید میں کلام پاک کی آیتیں: ﴿لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ﴾ سے ﴿فَٰسِقُونَ﴾ تک پڑھیں، اس کے بعد حضور ﷺ نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔

حدیث نمبر: ۳۹

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ الله! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ.(۳۹)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبراتے ہوئے تشریف لائے، اور یہ ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ، عربوں کے لیے ہلاکت ہے، اس شر کی وجہ سے جو ان کے قریب پہنچ چکا ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوا ہے، (یہ فرماکر) نبی ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں کہ ہم میں نیک

(۳۹) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب ياجوج وماجوج، ۹/ ٦١، رقم: ۷۱۳۵).

لوگ موجود ہوں؟رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب خباثت غالب ہو جائے۔

حدیث نمبر: ۴۰

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِذَا أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ فَيَهْلِكُونَ بِهَلَاكِهِمْ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ إِذَا أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِأَهْلِ نِقْمَتِهِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ، فَيُصَابُونَ مَعَهُمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ.(٤٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! جب اللہ زمین والوں پر اپنی گرفت نازل کریں اور ان میں نیک لوگ بھی ہوں تو کیاان کے ساتھ یہ نیک لوگ بھی ہلاک ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جب اللہ اپنے نافرمانوں پر اپنی پکڑ نازل کریں اور ان میں نیک لوگ بھی ہوں تو ان نافرمانوں کے ساتھ فرمانبرداروں کو بھی اثر پہنچتا ہے، اس کے بعد (روز آخرت) انہیں ان کی نیتوں اور عمل پر اٹھایا جائے گا۔

حدیث نمبر: ۴۱

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.(٤١)

---

(٤٠) أخرجه الإمام ابن حبان في صحيحه. (صحيح ابن حبان:باب ذكر البيان بأن الخلق يبعثون يوم القيامة على نياتهم، ١٦ /٣٠٥ ،رقم: ٧١١٤).

(٤١) أخرجه الإمام البخاري في صحيحه. (الصحيح للبخاري: باب كراهية التطاول على الرفيق ... ، ١٥٠/٣، رقم: ٢٥٥٤).

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت (ماتحت لوگوں) کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے، پس بادشاہ لوگوں پر نگہبان ہے، وہ اپنی رعیت (ماتحت لوگوں) کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر نگہبان ہے وہ ان کے بارے میں سوال کی جائے گی اور غلام اپنے مالک کے مال پر نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعیت (ماتحت لوگوں) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

حدیث نمبر: ۴۲

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ يُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ، وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ: إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا.[٤٢]

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، بے شک معروف و منکر (نیکی و برائی) مخلوقاتِ الٰہی کی دو قسمیں ہیں، جو روزِ قیامت لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی، معروف (نیکی) اپنے ساتھیوں (یعنی اہلِ خیر) کو خوشخبری سنائے گی، اور ان سے خیر کا وعدہ کرے گی، جبکہ منکر (برائی والے لوگوں

(٤٢) أخرجه الإمام أحمد في مسنده. (مسند أحمد: ٢٣٤/٣٢،رقم: ١٩٤٨٧). قال الحافظ الهيثمي: رواه أحمد والبزار ورجالهما رجال الصحيح، ورواه الطبراني في الأوسط. (مجمع الزوائد: باب في أهل المعروف وأهل المنكر،٧ /٥١٨،رقم: ١٢١١١).

سے) کہے گی، مجھ سے دور رہو، قریب مت آؤ، لیکن برائی والے اس برائی سے ضرور جاملیں گے، (یعنی آخر کار اپنے بُرے انجام تک پہنچ جائیں گے)۔

حدیث نمبر: ۴۳

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ.[٤٣]

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا میں معروفات (نیکیوں) والے آخرت میں بھی معروفات (یعنی نیکیوں کا بدلہ) پانے والے ہوں گے، اور دنیا میں منکرات (برائیوں) والے آخرت میں بھی منکرات (یعنی برائیوں کا انجام پانے) والے ہوں گے۔

حدیث نمبر: ۴۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَإِذَا لَقَّنَ اللهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ، قَالَ: يَا رَبِّ! رَجَوْتُكَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ.[٤٤]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزِ قیامت اللہ بندہ سے بازپرس فرمائیں گے، حتی کہ اللہ پوچھیں گے: جب تم نے برائی کو

---

(٤٣) أخرجه الإمام الطبراني في المعجم الصغير. (الروض الداني إلى المعجم الصغير للطبراني: ١/ ١٣٣،رقم: ١٩٩). قال الحافظ الهيثمي: رواه الطبراني في الصغير، ورجاله وثقوا، وفي بعضهم كلام لا يضر. (مجمع الزوائد:باب في أهل المعروف وأهل المنكر، ٧ /٥١٩،رقم: ١٢١١٥).

(٤٤) أخرجه الإمام ابن ماجه في سننه. (سنن ابن ماجه: كتا ب الفتن، ١٣٣٢/٢، رقم: ٤٠١٧). قال الحافظ العراقي: ابن ماجه من حديث أبي سعيد الخدري بإسناد جيد . (المغني عن حمل الأسفار: ١/ ٥٤٤،رقم: ٢١٠٦).

دیکھاتو اس پر انکار کرنے میں تمہارے لیے کیا چیز رکاوٹ تھی؟ چنانچہ اگراللہ نے کسی بندہ کو (اس سوال کے جواب میں) دلیل سجھادی تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب! آپ سے تو مجھے (بخشش کی) امید تھی، اور لوگوں سے ڈرتا تھا (اس لیے انہیں برائی سے منع نہیں کیا)۔

حدیث نمبر: ۴۵

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ! كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرًا لِلّٰهِ، عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى.(٤٥)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص تم میں اپنے آپ کو حقیر نہ جانے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں اپنے آپ کو کوئی کیسے حقیر جان سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کوئی ایسا کام دیکھے، جس پر بات (یعنی انکار) کرنا، اس کے ذمہ اللہ کا حق تھا، پھر بھی اس نے اس کام پر کوئی انکار نہیں کیا، چنانچہ روزِ قیامت اللہ عزوجل اسے فرمائیں گے: فلاں فلاں بات پر انکار کرنے میں تمھیں کیا رکاوٹ تھی؟ وہ کہے گا: لوگوں کا ڈر میرے لئے رکاوٹ تھا، اللہ عزوجل فرمائیں گے: میں ہی اس کا زیادہ حق دار تھا کہ مجھ سے تو ڈرتا۔

---

(٤٥) أخرجه الإمام ابن ماجه في سننه. (سنن ابن ماجه: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ١٣٢٨/٢،رقم: ٤٠٠٨). قال البوصيري: «هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات». (مصباح الزجاجه: ص: ٥١٦، رقم: ١٣٣٩).

المصادر والمراجع

الأحاديث المختارة للحافظ ضياء الدين المقدسي: تحقيق: عبد الملك بن عبد الله، دار خضر ـ بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٢١ هـ/ ٢٠٠١م .

الإصابة في تمييز الصحابة للحافظ ابن حجر العسقلاني: تحقيق: الشيخ عادل أحمدعبدالموجود، الشيخ علي محمدمعوض، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م .

الترغيب والترهيب للمنذري: تحقيق: عبدالرحمن فهمي الزواري، دار الغد الجديد ـ القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٣١ هـ/ ٢٠١٠م .

الروض الداني إلى المعجم الصغير للطبراني: تحقيق: محمد شكور محمود، الكتب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥ هـ / ١٩٨٥م .

سنن ابن ماجه: تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دارإحياء الكتب العربية ـ القاهرة.

سنن أبي داود: تحقيق: عزت عبيد و عادل السيد، دار ابن حزم ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ/ ١٩٩٧م .

سنن الترمذي: تحقيق: إبراهيم عطوه عوض، أحمد محمد شاكر، محمدفؤاد عبدالباقي، مطبعة مصطفى البابي الحلبي، الطبعة الثانية ١٣٩٨هـ/ ١٩٨٧م .

صحيح ابن حبان: تحقيق: شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٤ هـ .

الصحيح للبخاري: تحقيق: محمد زهير بن الناصر الناصر، دارطوق النجاة ـ بيروت ، الطبعةالأولى ١٤٢٢هـ .

الصحيح لمسلم: بيت الأفكار الدولية ـ الرياض، الطبعة ١٤١٩ هـ / ١٩٩٨م .

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي: تحقيق: عبد الله محمد الدرويش، دار الفكر ـ بيروت الطبعة ١٤١٤ هـ / ١٩٩٤م .

المستدرك على الصحيحين للحاكم النيسابوري: تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤١١ هـ .

مسند أحمد: تحقيق: شعيب الأرنؤوط وآخرون، مؤسسة الرسالة ـ بيروت، الطبعة الثانية١٤٢٠هـ.

مسند البزار: تحقيق: محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم والحكم ـ المدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ / ١٩٨٨م .

مصباح الزجاجه في زوائد ابن ماجة: تحقيق: الشيخ محمد مختار حسين، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م .

المعجم الكبير للطبراني: تحقيق: حمدي عبد المجيد السلفي، مكتبة ابن تيمية ـ القاهرة، الطبعة الثانية ١٤٠٤ هـ / ١٩٨٣م .

المغني عن حمل الأسفار: تحقيق: أبو محمد أشرف، مكتبةدارطبرية ـ الرياض، الطبعةالأولى ١٤١٥هـ / ١٩٩٥م .
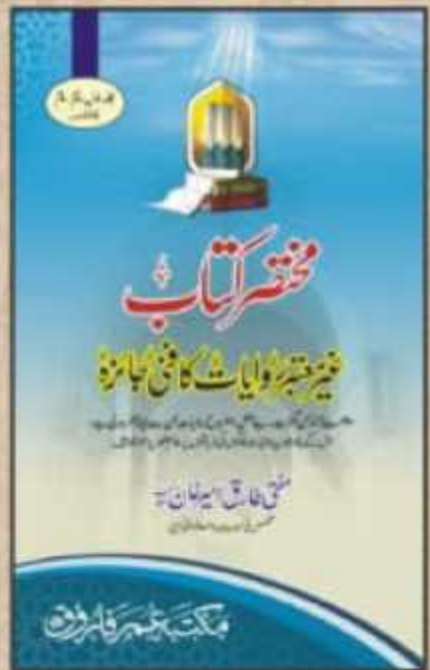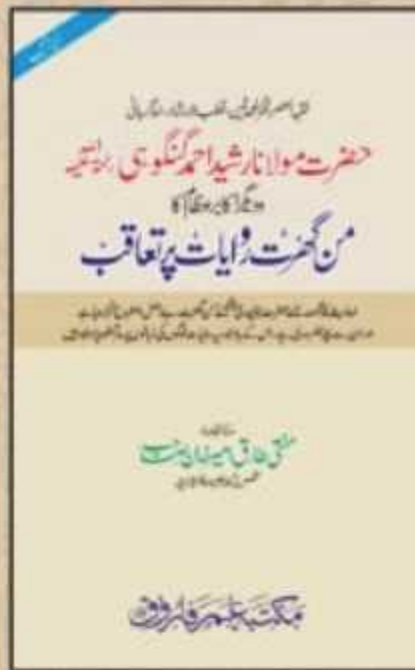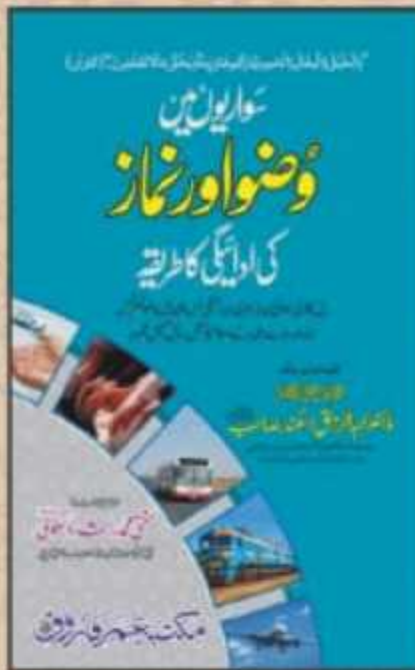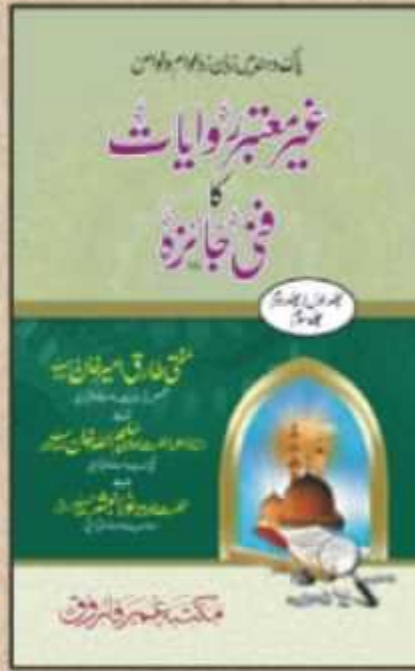
مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345